فوجداری مقدمات

(شہریوں پر تشدد کی روک تھام اور تلاشی و تفتیش کا طریقہء کار)

بحوالہ

ضابطہ فوجداری، 1898ء

پولیس آرڈر، 2002ء

یہ معلوماتی مواد عام فہم اردو زبان میں عوام کی رہنمائی کیلیئے وزارت قانون، انصاف
اور انسانی حقوق کے انصاف تک رسائی کے پروگرام کے پیچ نمبر 3 کے تحت تیار کیا گیا ہے۔
اس مواد کی تیاری کے لئے تکنیکی معاونت سی آر سی پی نے فراہم کی ہے۔

فوجداری مقدمات

(شہریوں پر تشدد کی روک تھام اور تلاشی و تفتیش کا طریقہء کار)

سوال 1۔ فوجداری مقدمات میں تفتیش سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ فوجداری مقدمات میں تفتیش سے مراد ایف آئی آر کے اندراج کے بعد پولیس کی جانب سے مقدمہ سے متعلقہ ضروری معلومات اکٹھی کرنا ہے۔

سوال 2۔ تفتیش کرنے کا قانونی طریقہء کار کیا ہے؟

جواب۔ تھانے کا انچارج افسر، بااختیار مجسٹریٹ کو متعلقہ واقعہ کی اطلاع فراہم کر کے خود موقع واردات پر جائے گا اور وہاں پر موجود افراد کے بیانات لکھنے کے علاوہ جائے وقوعہ پر موجود مشتبہ افراد کو گرفتار اور جرم سے متعلقہ اشیاء قبضے میں لے کر تفتیش شروع کرے گا۔ قانونی طور پر کسی مقدمہ میں پولیس کی طرف سے گرفتار شدہ شخص کو 24 گھنٹے کے اندر متعلقہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے پولیس 24 گھنٹے کے اندر تفتیش مکمل نہ کر سکے تو مجسٹریٹ کی اجازت لینے کے بعد 15 دن کے اندر تفتیش کو مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

سوال 3۔ کیا پولیس تمام مقدمات میں تفتیش کرنے کا اختیار رکھتی ہے؟

جواب۔ ناقابلِ دست اندازی پولیس جرائم میں بااختیار مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر پولیس تفتیش نہیں کر سکتی، البتہ قابلِ دست اندازی پولیس جرائم میں تھانے کا انچارج مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر ایسے جرم کی مصدقہ اطلاع پر خود سے تفتیش شروع کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

سوال 4۔ دورانِ تفتیش جسمانی ریمانڈ لینے سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ پولیس کا عدالت سے مزید تفتیش کے لیے ملزم کو اپنی تحویل میں لینا جسمانی ریمانڈ کہلاتا ہے جس کی مدت 24 گھنٹے سے لے کر 14 دن تک ہو سکتی ہے۔ قانون کے مطابق جسمانی ریمانڈ کے دوران پولیس ملزم پر تشدد کرنے کا کوئی اختیار نہیں رکھتی۔

سوال 5۔ غیر قانونی حراست سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اس سے مراد ملزم کی گرفتاری کا پولیس روزنامچے میں اندراج کیے بغیر یا ملزم کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیے بغیر 24 گھنٹے سے زیادہ تھانے میں رکھنا ہے۔

سوال 6۔ تشدد اور غیر قانونی حراست کی صورت میں ملزم کو کیا تحفظات حاصل ہیں؟

جوب۔ اگر کوئی پولیس افسر کسی ملزم پر تشدد کرے اسے 5 سال تک قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

سوال 7۔ کیا پولیس دورانِ تفتیش تلاشی لے سکتی ہے؟

جواب۔ اگر انچارج پولیس اسٹیشن یا تفتیشی افسر کے نزدیک یہ یقین کرنے کی موزوں وجہ موجود ہو کہ زیر تفتیش جرم سے متعلق کوئی ضروری چیز اس پولیس اسٹیشن کی حدود میں کسی جگہ دستیاب ہو سکتی ہے تو وہ اپنے اس یقین کی وجوہات اور مطلوبہ چیز کی وضاحت کرنے کے بعد اس چیز کی برآمدگی کے لئے اس جگہ کی تلاشی لے سکتا ہے۔

سوال 8۔ تلاشی لینے کا قانونی طریقہء کار کیا ہے؟

جواب۔ کسی ملزم کو حراست میں لینے سے پہلے پولیس افسر اس کی مکمل تلاشی لیتا ہے جس کے دوران اگر جرم میں استعمال ہونے والے ہتھیار وغیرہ برآمد ہوں تو ان کے با قاعدہ اندراج کے بعد انہیں با اختیار عدالت کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کسی مقدمہ میں مطلوب کوئی مجرم کسی جگہ چھپا ہونے کی صورت میں وہ وہاں رہائش پذیر افراد کو اطلاع دینے کے بعد اس جگہ کی تلاشی لے سکتا ہے اور اگر مطلوبہ جگہ بند ہو تو کوئی بھی دروازہ یا کھڑکی توڑ کر اندر بھی جا سکتا ہے۔ ایسی جگہ اگر کوئی عورت مقیم ہو تو وہاں داخل ہونے سے پہلے اس عورت کو اطلاع دے گا اور اسے نکلنے کے لئے مناسب سہولت فراہم کرے گا۔

سوال 9۔ مجرم سے برآمد ہونے والی اشیاء کے بارے میں عدالت کیا احکامات جاری کر سکتی ہے؟

جواب۔ علاقہ مجسٹریٹ کو اختیار حاصل ہے کہ وہ تفتیش کے دوران مجرم سے برآمد ہونے والی اشیاء مثلاً چوری کا سامان وغیرہ کسی مناسب شخص کی حفاظت میں دینے کا حکم جاری کرے البتہ اشیاء کی نوعیت کی وجہ سے ان کی حفاظت کا طریقہ بھی بدلتا رہتا ہے جیسے اگر مال کی نوعیت ایسی ہو کہ وہ جلدی خراب ہو سکتا ہو تو با قاعدہ اندراج کے بعد اسے بیچ دینے کا حکم جاری کر سکتا ہے۔

سوال 10۔ قانونی اختیار کے بغیر تلاشی لینے والے کو کیا سزا دی جا سکتی ہے؟

جواب۔ اگر کوئی پولیس افسر کسی قانونی اختیار یا معقول وجہ کے بغیر کسی جگہ کی تلاشی لے، یا کسی کو تنگ کرنے کے لئے اس کی تلاشی لے تو اسے 5 سال تک قید اور جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے۔

سوال 11۔ دورانِ تفتیش شناخت پریڈ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ تفتیش کے دوران اگر ملزم کی شناخت کا مسئلہ درپیش ہو تو شناخت پریڈ کے ذریعے اس کی شناخت کرائی جا سکتی ہے۔ شناخت پریڈ کے قاعدے کے مطابق ملزم کو دوسرے لوگوں کے ساتھ قطار میں کھڑا کیا جاتا ہے تا کہ یہ دیکھا جا سکے کہ مذکورہ گواہان ملزم کو شناخت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ پریڈ کسی با اختیار افسر کی نگرانی میں ہونا ضروری ہے۔

سوال 12۔ کیا پولیس دورانِ تفتیش ملزم کو رہا کر سکتی ہے؟

جواب۔ اگر انچارج پولیس اسٹیشن یا تفتیش کرنے والا افسر اس نتیجے پر پہنچے کہ ملزم کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنے کے لئے ثبوت موجود نہیں ہے تو وہ ملزم سے اس بات کی ضمانت لے کر کہ وہ بلانے پر با اختیار مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو گا اسے رہا کر سکتا ہے۔

سوال13۔ دورانِ تفتیش دیئے گئے کن بیانات کی بنیاد پر عدالت سزا دے سکتی ہے؟

جواب۔ عدالت دورانِ تفتیش دیئے گئے ان بیانات کی بنیاد پر ہی سزا دے سکتی ہے جو ملزم کی رضامندی کے ساتھ بااختیار مجسٹریٹ کے سامنے ریکارڈ کیے گئے ہوں۔

سوال14۔ کیا پولیس کی طرف سے تیار کی گئی تفصیلات کو بطور ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے؟

جواب۔ تفتیش کرنے والے پولیس افسر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی تفتیش سے متعلقہ کاروائی باقاعدہ طور پر لکھے یعنی یہ کہ اسے کب اطلاع ملی اور کب تفتیش شروع کی اور کن مقامات کا معائنہ کیا۔ عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ ان تفصیلات کو مقدمات کی سماعت یا تحقیق میں مدد لینے کے لئے طلب کرسکتی ہے البتہ انہیں بطور شہادت استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

سوال15۔ اگر کوئی شخص کسی جرم کی تفتیش سے مطمئن نہ ہو تو کیا وہ تفتیش تبدیل کرواسکتا ہے؟

جواب۔ اگر کوئی فریق کسی جرم کی تفتیش سے مطمئن نہ ہو تو وہ اس کی تبدیلی کے لئے متعلقہ بورڈ جس کا سربراہ سینئر سپرینٹنڈنٹ پولیس ہوتا ہے کو درخواست دے سکتا ہے جو اس کی تبدیلی کیلئے سفارش کرسکتا ہے۔

سوال16۔ فوجداری مقدمات سے متعلق مزید معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ درج ذیل ذرائع سے بھی فوجداری مقدمات سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں:

(1) قانون وانصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان، سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد، فون نمبر 051-9220483۔ فیکس نمبر 051-9214416، ای میل ljcp@ljcp.gov.pk، ویب سائٹ www.ljcp.gov.pk ۔

(2) کنزیومر رائٹس کمیشن آف پاکستان (سی آر سی پی) پوسٹ بکس 1379 اسلام آباد، فون نمبر 111-739-739، ای میل main@crcp.org.pk۔

(3) ضلع اور تحصیل کچہری میں موجود دفتر معلومات۔

(4) ضابطہ فوجداری، 1898ئ۔

(5) پولیس آرڈر، 2002ئ۔